

استفتاء (خلاصہ سوال)

محترم و مکرم مفتی صاحب۔۔۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مہتمم کی تنخواہ سے متعلق ایک سوال کا جواب درکار ہے:

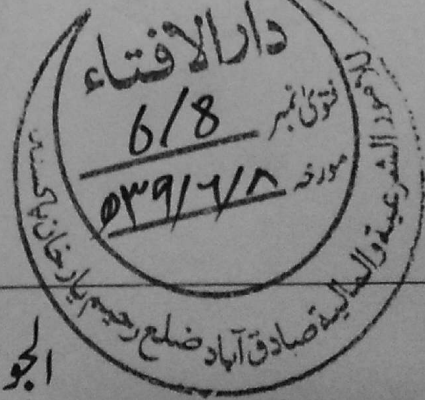
ہمارے آبائی علاقہ میں برادری سوڈھگال کا ایک قدیمی مدرسہ "مدرسہ عربیہ فاروق اعظم" ہے، جو میرا مادر علمی بھی ہے، مارچ 2017ء میں برادری نے مجھے مدرسہ کا مہتمم بنا کر تمام اختیارات میرے سپرد کر دیے اور انتظامی معاملات سے لاطعلقہ اختیار کر لی جیسا کہ منسلکہ اقرار نامہ میں تفصیل درج ہے۔ مدرسہ میں ایک مدرس مولانا محمد مشتاق صاحب چار سال سے پڑھا رہے تھے، جن پر مالی معاملات میں برادری اعتماد کرتی تھی۔ اہتمام سنبھالنے کے بعد جب میں نے مولانا مشتاق صاحب سے اپنی تنخواہ کے متعلق بات کی تو اس نے کہا کہ برادری مہتمم کو تنخواہ نہیں دے گی، اس سے پہلے کوئی مہتمم تنخواہ نہیں لیتا تھا، لیکن یہ میرا کام ہے، اس کا کوئی انتظام کرتے ہیں۔ ہم نے پرانے مہتمم صاحب سے مشورہ کر کے 6000 تنخواہ طے کی اور تنخواہ لینے کے طریقہ کار سے متعلق مولانا مشتاق صاحب نے کہا کہ یہاں سیدھی انگلی سے گھی نہیں نکلے گا، بلکہ ٹیڑھی انگلی سے گھی نکالنا پڑے گا، رجسٹر میں تنخواہ کا خانہ نہیں لکھیں گے، بلکہ اخراجات زیادہ ظاہر کر کے تنخواہ کی رقم پوری کر لیا کریں گے، مثلاً 1000 کی سبزی کو 1500 کی ظاہر کر دیا کریں گے اور اس طریقہ کار کے متعلق کسی کو نہیں بتائیں گے۔ چند ماہ تک میں اسی طرح 6000 تنخواہ وصول کرتا رہا۔ اور یہ سب میں نے مدرسہ کے پرانے مدرس ہی کے مشورہ سے کیا تھا۔ میں نے سات، آٹھ ماہ مدرسہ کی بہت خدمت کی ہے، مدرسہ میں مسافر طلبہ رہتے ہیں، مدرسہ کے تمام کام میں خود کرتا تھا۔ گندم بھی کافی جمع کی، مدرسہ کی کچھ تعمیرات بھی کرائی ہیں۔ مدرسہ کے کئی کاموں کے لیے پٹرول کی رقم اپنی جیب سے ادا کرتا رہا۔ یہ بھی واضح رہے کہ ہمارے علاقہ میں مہتمم کی تنخواہ عموماً اتنی ہی ہوتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ جو تنخواہ مذکورہ بالا طریقہ سے وصول کی ہے، اس کے متعلق کیا حکم ہے اور یہ واپس کرنا ضروری

ہے یا نہیں؟

المستفتی: محمد اشتیاق (اوپر شریف)

فون نمبر: 0300-7804106



الجواب باسم ملہم الصواب

مفتی غیب نہیں جانتا، وہ سوال کے مطابق جواب دیتا ہے، سوال کے صحیح یا غلط ہونے کی ذمہ داری مفتی پر ہے۔ درج ذیل جواب اس صورت میں ہے کہ سوال میں درج تفصیل واقعہ کے مطابق ہو، ورنہ یہ جواب کا لعدم سمجھا جائے گا۔

مدرسہ کا اہتمام (مہتمم ہونا) ایک معزز دینی منصب ہے جو شرعی قواعد کے مطابق عام طور پر اجارہ (ملازمت) کے تحت آتا ہے، مدرسہ کا مہتمم بھی ادارہ کا ایک ملازم ہوتا ہے اور دیگر ملازمین کی طرح عرف کے مطابق اس کی تنخواہ مقرر کرنا شرعاً درست ہے، تاکہ وہ اپنی اور اپنے اہل و عیال کی ضروریات پوری کر سکے اور اطمینان و یکسوئی کے ساتھ ادارہ کی خدمت کر سکے۔

مسئلہ صورت میں چونکہ آپ کو برادری نے مدرسہ کے تمام انتظامات کا اختیار دے دیا تھا، اس لیے آپ کا علاقے کے عرف کے مطابق تنخواہ لینا درست تھا، اور وصول کردہ تنخواہ واپس کرنا آپ پر شرعاً لازم نہیں ہے، البتہ آئندہ حسابات شفاف رکھنے کے لیے اخراجات کے رجسٹر میں تنخواہ کا خانہ بنا کر تنخواہ کی مد میں وصول کردہ رقم وہاں درج کی جائے۔

الفتاویٰ الہندیۃ، الباب الحادی عشر، الفصل الثانی (ج 2 / ص 461)

سئل الفقیہ أبو القاسم عن قیم مسجد جعله القاضي قیما علی غلاتھا وجعل له شیئا معلوما يأخذہ کل سنة حل له الأخذ إن كان مقدار أجر مثله، کذا فی المحيط..... واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم وعلمہ أتم وأحکم

علی رضا

دارالافتاء صادق آباد

7/ جمادی الثانیہ 1439ھ

24/ فروری 2018ء

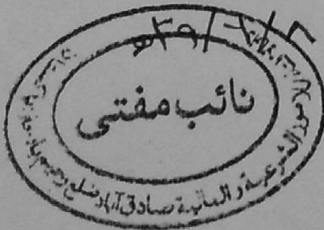
دستخط: مفتی طارق بشیر صاحب دامت برکاتہم



الجواب صحیح
الوجہ مسئلہ مستغنی
۱۲۲۹

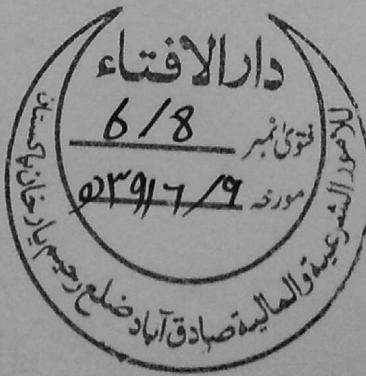
دستخط: مفتی حماد اللہ نور صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح
البر الحسن محمد اللہ



دستخط: مفتی احسن عزیز صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح
علیم عفی عنہ



نوٹ: ۱۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی و غیر قانونی کارروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔